

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بلائے
اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے
یہی لوگ سببات پانے والے ہیں ————— (پط ۲۷)



مستورات کے خصوصی مسائل بہشتی زیور حصہ دوم

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

صدیقی ٹرسٹ

نیم پلازا انشروڈ — نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷



مدنی ٹرسٹ کراچی

نمبر
۷۱۹۵۷

تبلیغ و اصلاح

تبلیغ و اصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت و طاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز، روزہ اور شعائر اسلامی کے پابند ہیں تبلیغ کے فرض کفایہ کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔ یہ آپ کا فرض ہے اس کا ذخیرہ اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

ان رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے خود شائع کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور مینی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔ آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زمان

محمد منصور الزمان صدیقی

خط و کتابت کے لئے پتہ

Darul-Uloom Al-Madania Inc.

Ph. 716-892-2606, Fax. 716-892-6621

www.madania.org



0 1 0 3 8 2 6



منظور ہے گذارش احوال واقعی !
کچھ اپنا بیان ممکن طبیعت نہیں مجھے

سب تعریف اللہ رب العزت کہتے ہیں جس نے ساری کائنات تخلیق فرمائی اور جو ہم
سب کا رب واحد ہے۔ بے حد شکر و سپاس ہے کہ ہمارے خالق اور مالک نے ہماری رہنمائی
اور دین و دنیا کی فلاح کے لئے اپنے پیغامبر اور رسول بھیجے کہ وہ انسان کو صراطِ مستقیم
پر چلاتے اور رہنمائی فرماتے ہیں۔

ہم مسلمان خصوصیت کے ساتھ شکر گزار ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ
اس نے ہمیں تعلیم و تربیت کے لئے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت میں پیدا فرمایا جو سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں جن پر دین کی تکمیل کر دی گئی۔
اب نہ کوئی نبی اور رسول آئے گا اور نہ دین میں کوئی ترمیم و نسخ و اضافہ ہوگا۔

اللہ رب العزت کا آخری صحیفہ قرآن کریم ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی
اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں ہماری رہنمائی کے لئے دین و دنیا کے مسائل
اور طریق کار موجود ہیں جس کی تشریح و تفسیر کے لئے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم
کی احادیث شریفہ اللہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

قرآن کریم نے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ جہد سے لے کر تمام امور
واضح ہیں۔ تعلیم و تربیت۔ عبادت و تجارت لین دین قبر و حشر جنت و جہنم غرض کہ ہر
معاملہ کی تفصیل قرآن کریم میں موجود ہے۔

ان کے علاوہ انسانی زندگی کے دیگر شعبہ جات نکاح و طلاق، عدت کی مدت،

غلاظت و طہارت غسل کی تفصیلات اور دھوکے طریقہ بھی تعلیم فرمائے۔ جن کی تشریح اور

و ضاحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے اور جو احادیث شریفہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔

دین کا علم یا مخصوص وہ علم جو عبادت اور عقائد کے لئے ضروری ہو اس کا حاصل کرنا اور سیکھنا فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا واجب ہے۔ " (مشکوٰۃ شریف عن ابنیہ)

یہ علم دین ہی ہے جس کا حاصل کرنا فرض ہے۔ یہ ہر علم، علم نافع ہے جس کے تحت اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے آداب معلوم ہوتے ہیں۔

طہارت یعنی غلظت سے پاک صاف عبادت کے لئے طہارت اور پاکیزگی شرط ہے

ہونے کے لئے مسائل کا علم ضروری ہے اس کے بعد ہر غسل اور وضو کے فرائض و سنت کے ارکان ادا ہو سکیں گے پھر اس کے بعد نماز اور تلاوت اور دیگر عبادات ادا ہو سکیں گی۔ اگر بنیاد ہی ناقص رہی تو ساری تعمیر ضائع ہو جائے گی۔

مستورات کے خصوصی مسائل ہیں جن سے واقف ہونا ضروری ہے اکثر خواتین شرم دھیا کے باعث ان ضروری مسائل سے ناواقف رہتی ہیں جس کی وجہ سے خرابی کا اندیشہ ہے۔

شرم دھیا کا تقیہ ہمارے ملک میں جس انداز میں لیا جاتا ہے۔ وہ قابل اصلاح ہے۔ جن معاملات میں شرم دھیا ضروری ہے بلکہ فرض ہے وہاں معاملہ منفرج ہے اور جہاں شرم دھیا سے گناہ کا خدشہ ہو اور عبادات ضائع ہوں وہاں شرم دھیا شرافت کا جز سمجھی جاتی ہے۔

سترورت یعنی خصوصیت کے ساتھ مترو حجاب میں شرم ختم ہوگئی اور غیر مسلموں کی تقلید میں نیم برہنہ بلکہ بعض صورتوں میں شرعی اعتبار سے برہنہ بھرنا باعث شرم نہیں رہا لیکن دین کے بنیادی مسائل سے واقفیت حاصل کرنا اور مسئلہ کی معلومات کرنے میں غیر ضروری شرم دھیا ہے۔ جس کی اصلاح ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ مومن کبھی بھی بے حیا اور بے شرم نہیں ہوتا۔ دین کے مسائل دریافت کرنے میں شرم نہیں شیطانی دوسومہ مانع ہوتا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث شریف روایت ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ

”انصار کی عورتیں دین کے مسائل دریافت کرنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔“

شرم دھیا ضروری چیز ہے یہ عورت کا زیور ہے بلکہ مرد و عورت سب کے لئے ضروری ہے حیا ایمان کا ایک جز ہے۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ شرم و حیا نہ کی جلتے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ مسئلہ کا علم حاصل کرنا ضروری ہے ایسا نہ کرنے کی صورت میں اگر نماز قضا ہو جلتے تو یہ بڑا زبردست گناہ ہے۔ اس لئے کسی مسئلہ کے علم کے لئے کسی صورت میں بھی بے حیائی اور بے شرمی کا حکم لاگو نہیں ہوتا ہے۔ مستورات کے حرام مسائل اور دیگر ضروری معلومات کے لئے بہترین کتاب ”بہشتی زیور“ ہے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے ہر گھر میں یہ کتاب رہنا چاہیے۔ اور سبھی مفید و کتابیں موجود ہیں لیکن یہ خصوصیت سے مستورات کے لئے ہی لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں کسی مستند مفتی سے فتویٰ حاصل کرنا بہتر طریقہ ہے۔ لیکن عام طور پر مستورات کے لئے یہ صورت ممکن نہیں اس لئے مسائل کی کتاب مطالعہ کرنا چاہیے۔

اس مختصر سال میں بہشتی زیور سے مستورات کے خصوصی مسائل پیش کئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ یہ صورت مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو انشاء اللہ آئندہ بھی مستورات کے لئے خصوصی رسائل مرتب کئے جائیں گے۔ فی الوقت چار رسالے مختلف مسائل و احکام کے سلسلہ میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی خدمت کو ہم سب کے لئے نافع بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۲۴ ذی قعدی ۱۳۹۸ھ

مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

احقر زماں

محمد منصور الزماں

مستورات کے خصوصی مسائل

بہشتی زیور حصہ دویم

از۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حیض اور استحاضہ کا بیان | مسئلہ۔ ہر مہینے جو معمول خون آتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ کم سے کم حیض کا مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن دس رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جتنے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئی جیسے جو کو صبح سے خون آیا اور انور کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا کم ہو تو وہ حیض نہیں۔ جیسے جو کو سورج نکلنے کے وقت خون آیا اور دو شنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ حیض کا مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکلی یعنی مٹیالا سیاہ جو رنگ آوے سب حین ہے۔ جب تک گدی بالکل سفید نہ دکھائی دے اور جب گدی بالکل سفید ہو جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔

مسئلہ۔ نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا۔ اس لئے نو برس

سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آدسے وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے اور اگر بچپن برس کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے۔ اگر زرد یا سبز یا خاک رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاک رنگ آنا ہو تو بچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا۔ پھر کسی عینے میں زیادہ آگیا۔ لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی عینے میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لمحہ بھی زیادہ خون آدسے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔ مسئلہ۔ ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے۔ تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آدسے تو دیکھو کہ اس سے پہلے عینے میں کتنے دن حیض آیا تھا۔ بس اتنے ہی دن حیض کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک عینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے عینے میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی۔

مسئلہ۔ کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے عینے میں کتنے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے۔

اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے۔ اس لئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہیے۔ اور کسی ایسے دیسے معزلی مولوی سے ہرگز نہ پوچھے۔

مسئلہ۔ کسی لڑکے نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کم اُسے سب حیض ہے۔ اور جو دس دن سے زیادہ اُسے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینہ تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے نیکر دس دن رات حیض ہے۔ اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

مسئلہ۔ دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آتا بند ہو جاوے تو جتنے مہینہ تک خون نہ آوے گا پاک رہے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ۔ اور اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے۔ اور اگر ادھر ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا۔ پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ سو جتنے دن حیض آنے کی عادت ہوا تھے دن تو حیض کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینے کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے۔ پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ خون آیا۔ پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن گویا برابر خون آیا کیا۔ سو اس میں تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔ اور اگر چوتھی پانچویں چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہ ہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ۔

مسئلہ۔ حمل کے زمانہ میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آوے۔

مسئلہ۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون آوے گا اسکا استحاضہ ہی کہیں گے۔

مسئلہ۔ حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا، اور روزہ رکھنا

حیض کے احکام کا بیان | دست نہیں۔ اتفاق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنے پڑیں گے۔

مسئلہ۔ اگر فرض نماز پڑھنے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگی۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔ اور اگر آدھے روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے اگر نفل روزے میں حیض آجائے تو اس کی بھی قضا رکھے۔

مسئلہ۔ اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہوگئی۔

مسئلہ۔ حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت

کے سوا اور سب باتیں درست ہیں۔ یعنی ساتھ کھانا پینا۔ لیٹنا وغیرہ درست ہے۔

مسئلہ۔ کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی۔ سو جتنے دن کی عادت ہو اتنے ہی دن خون آیا۔ پھر بند ہو گیا۔ تو جب تک تہا نہ پورے تب تک صحبت کرنا درست نہیں۔ اور اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تب صحبت درست ہے۔ اس سے پہلے درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آکر بند ہو گیا تو تہا نہ نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہوئیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آجائے۔

مسئلہ۔ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے۔ چاہے نہا بھی ہو یا ابھی نہ نہا ہی ہو۔

مسئلہ۔ اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو تہا نہ واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آجاوے تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا۔ حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا۔ سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ۔ تین دن حیض آنے کی عادت ہے۔ لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے۔ اگر پورے دس دن رات یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں۔ کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی۔ اس لئے یہ سب دن حیض کے ہوں گے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے۔ یہ سب استحاضہ

ہے پس گیارہویں دن نہاؤسے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ مسئلہ۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہادھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی۔ تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جاوے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو وہ نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ۔ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضا پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ واردوں کی طرح سے رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ۔ اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کملے گی۔ لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ پاوے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے اگر اتنی رات تو اتنی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرے اور صبح کو نہا لیوے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے بلکہ سارا دن روزہ واردوں کی طرح رہے پھر اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ۔ جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے حیض شروع ہو

جاتا ہے اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو اگر سودخ کے اندر دوائی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے۔ تو جب تک سودخ کے اندر ہی اندر خون رہے۔ اور باہر والی دوائی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگا دیں گے۔ جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجاوے یا دوائی وغیرہ کو کھینچ کر باہر نکال لے۔ تب سے حیض کا حساب ہوگا۔
 مسئلہ۔ پاک عودت نہ رات کو گدی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا ہے اس وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔

استحاضہ اور معذور کے احکام کا بیان | کسی کی نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو۔ ایسی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھار رکھے۔ قضا نہ کرنی چاہیے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ جس کو استحاضہ ہو یا ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے۔ کوئی ساعت بہنا بند نہ ہوتا ہو یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا جائے جب تک وہ وقت رہے لا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں وہ مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جاوے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک عورت کو استحاضہ ہوا اور اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا۔ استحاضہ کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانہ پیشاب تھی یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا۔ پھر وضو کرے۔ جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا

دُھو کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت دُھو کر لیا کرے اور اس دُھو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کے وقت دُھو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس دُھو سے نماز نہیں پڑھ سکتی۔ دوسرا دُھو کرنا چاہئے۔ اور جب آفتاب نکلنے کے بعد دُھو کیا تو اس دُھو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت نیا دُھو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جب عصر کا وقت آوے گا۔ تب نیا دُھو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے دُھو ٹوٹ جاوے تو یہ اور بات ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا اس نے دُھو کیا۔ پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو دُھو ٹوٹ گیا پھر سے دُھو کرے۔

مسئلہ۔ آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گزر جاوے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی دُھو نہ لے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا دُھو مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگا دیں گے۔ البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گزر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا تو یہ معذور ہو گئی۔ اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا دُھو کر لیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آوے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارے وقت بند ہے تو بھی معذوری باقی رہے گی۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گزر جاوے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہی۔ اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا دُھو ٹوٹ جاوے گا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

مسئلہ۔ ظہر کا وقت کچھ ہو یا نہ ہو زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک کا انتظار کرے۔ اگر دیر ہو جاوے تو اخیر نہیں تو دُھو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر عصر کے پورے وقت

ہیں اسی طرح بہا کی گناہ پڑھنے کی بہت نہیں ملی۔ تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگا دیں گے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اند بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے جو نماز پڑھنے کے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ ایسی معذور عورت نے پیشاب یا خاں یا ہوا کے نکلنے کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا۔ جب وضو کر چکی تو خون آیا تو اس خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاوے گا۔ البتہ جو وضو استحاضہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو استحاضہ کی وجہ سے نہیں۔
مسئلہ۔ اگر یہ خون وغیرہ کپڑے پر لگ جاوے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جاوے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا۔ بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جاوے گی تو دھونا واجب ہے اگر ایک دوپٹے کے برابر ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس
نفاس کا بیان کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھنٹہ یا اگر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔
مسئلہ۔ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جینے کے بعد نہانا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا۔ اس وقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اگر آدھے سے کم نکلا تھا۔ اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔ اگر پوش و حواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی۔ نہ ہوسکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا ذکرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عصبون گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے۔ اگر بالکل نہیں بنا پس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں۔ پس

اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے۔ مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ ہوا تھا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور بقینا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ پس چالیس دن کے بعد بہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے۔ خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ بچہ پہلا نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں، اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ ہنما ہے اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے۔ اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جاوے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔ اس لئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جاوے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے۔ اور اگر غسل فقہان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز قضا نہ ہونے دے۔

مسئلہ۔ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں، بلکہ اس کی قضا رکھنی چاہیے۔ اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو ادھر بیان ہو چکے ہیں۔

مسئلہ۔ اگر چوبہینہ کے اندر اندر آگے بیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جاوے گی۔ اگر دوسرا بچہ دس میں دن یا دو ایک ہینہ کے بعد ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہ کریں گے۔

مسئلہ۔ جو عورت حیض سے ہو یا

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان | نفاس سے ہو۔ اور جس پر نہانا واجب

ہو۔ اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا۔ اور کلام حمید کا پڑھنا۔ اور کلام حمید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام حمید جزو ان میں یا رد مال میں پلیٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چوٹی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو۔ بلکہ الگ ہو کہ اتارے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن حمید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ۔ جن کا وضو نہ ہو۔ اس کو بھی کلام حمید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ جس روپے یا پیسے میں یا پشتیری میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں۔ البتہ اگر کسی تھیلی یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ۔ کرتے کے دامن اور دوپٹے کے انچل سے بھی قرآن حمید کا بکھڑانا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رد مال وغیرہ اس سے بکڑ کر اٹھانا جائز ہے۔
مسئلہ۔ اگر پودی آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا ادھی آیت پڑھے تو درست ہے۔ لیکن وہ ادھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی آیت کے برابر ہو جاوے۔

مسئلہ۔ اگر الحمد کی پودی سورۃ دعا کی نیت پڑھے یا دعائیں جو قرآن کریم میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے۔ تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے۔ اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔ جیسے یہ دعا۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پس بقرہ) اور یہ رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا (پس بقرہ) آخر تک جو سورۃ بقرہ کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو۔ دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ دعا قنوت کا بھی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہاتھ

گونا گونا درست ہے اور رواں پڑھتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کہلائے۔

مسئلہ۔ کلمہ اور درد و شریف پڑھنا خدا تعالیٰ کا نام لینا۔ استعفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط پڑھنا منع نہیں ہے۔ یہ سب درست ہے۔

مسئلہ۔ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ ٹھوڑی دیر بیٹھ کر کچھ اللہ اللہ کر لیا کرے۔ تاکہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔

مسئلہ۔ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پانی تھی کہ حیض آگیا۔ تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہا دے ایک ہی غسل دو دنوں بالونوں کی طرف سے ہو جا دے گا۔

مسئلہ۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سفت ہے۔ ٹھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھونے کا حکم ہے۔ اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہے۔ اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ خون اور آدمی کا پاخانہ پیشاب اور منی اور شراب اور کتے بلی کا پاخانہ پیشاب اور ستور کا گوشت اور اس کے بال و ہڈی وغیرہ اس کی ساری چیزیں اور گھوڑے گدھے غمر کی لید اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا گوبر اور بکری بھینس کی مینگی غرضیکہ سب جانوروں کا پیشاب اور منی۔ بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے اور خیر اور سب حرام جانوروں کا پاخانہ یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔

مسئلہ۔ چھوٹے دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ۔ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری گائے بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

مسئلہ۔ مرغی بطخ مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے۔ جیسے کبوتر گوریابی بچڑیا۔ مینا وغیرہ اور چنگا ڈر کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

مسئلہ۔ نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور ہینے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اس کے دھوئے اگر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں۔ لیکن اس کے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے۔ جیسے پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصے میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو اور اگر کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر چوتھائی کم ہو تو معاف ہے۔ اگر چوتھائی ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے۔ (منقول از بہشتی زیورہ دوم حیض و نفاس کا بیان)

نوٹ۔ صدیقی ٹرسٹ کے تبلیغی و اصلاحی رسائل۔ پیش کئے جاتے ہیں۔ حسب ضرورت طلب فرما سکتے ہیں۔ اگر آپ اس حدوۃ جاریہ میں شرکت کے متغی ہیں۔ تو اپنے عطیات ذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ روانہ کر سکتے ہیں۔ یا حسب توفیق رسائل لاگت سے کم قیمت پر طلب کر کے اپنے حلقہ میں تقسیم کریں۔

توجہ فرمائیے

① ٹرسٹ کمیٹم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرنا اور ناپی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ البتہ کار خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لیے دعوت عام ہے۔ تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرض عین ہے جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بنک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۵ حبیب بینک لینڈ سبیلہ مارکیٹ برائچ نشتر روڈ کراچی میں جمع کر سکتے ہیں۔ بیرون کراچی کے چیک میں بنک کمیشن کا اضافہ ضروری ہے۔

② جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت فارم کے ہمراہ ۲۵ روپے سالانہ پاکستان میں = ۶۰۰ روپے سالانہ بیرون پاکستان کے لیے ارسال فرمائیں۔ زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ کے لیے عطیہ ہوگا۔ عطیہ رکنیت کمیٹم کی فیص یا رسائل کا بدلہ نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے۔ اس کا مقصد صرف رضا الہی کا حصول ہونا چاہیے۔ یہ مدغیسات ہے۔

③ یہ رسائل رعائتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے حلقہ اصحاب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے۔ اختلاف مسلک سے دور رہ کر دین کی بنیادی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔

④ اراکین کو ماہ بہ ماہ اردو رسائل نئے طبع شدہ روانہ کیے جاتے ہیں، پہلے شائع شدہ رسائل یا انگریزی، سندھی، عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور گجراتی تراجم رعائتی قیمت ادا کر کے طلب کئے جاسکتے ہیں۔ چند رسائل درکار ہوں تو ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگواسکتے ہیں۔ زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو رجسٹرڈ پارسل طلب کیجئے جس کے لیے رقم منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ سے ارسال کیجئے، وہی پی بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔ ڈاک خرچ خسریدار کے ذمہ ہوگا۔ فہرست میں رعائتی نرخ فی سیکڑہ درج ہیں لیکن آپ ایک رسالہ بھی اسی قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔ لائبریریوں کیلئے بھی یہ ہی طریقہ کار ہے۔ مفت تقسیم صرف اراکین کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔

⑤ ٹرسٹ تنہا ہی ادارہ نہیں ہے۔ یہ صرف تبلیغ و اصلاح کے لیے سرگرم عمل ہے۔ رعائتی قیمت پر کتب و رسائل کی ترسیل ان حضرات کے لیے ہے جو انھیں فی سہل اللہ تقسیم کریں اور تبلیغ دین کے لیے کوشاں ہوں یہ طریقہ کار بعض بند و تعاون کے جذبہ کے تحت اپنا یا گیا ہے۔ آپ اپنے ذوق کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔
اس اعلان کے ساتھ سابقہ تمام اعلانات منسوخ تصور کئے جائیں۔
مؤرخہ یکم اگست ۱۹۸۹ء

صدیقی ٹرسٹ نسیم بلال انڈسٹریل جوگ نشتر روڈ کراچی ۷
۷۲۸۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ شِئْنَا أَوْ لَخَطَانَا

اے ہمارے رب، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو (ان گناہوں پر) ہماری گرفت نہ فرما۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ

اے ہمارے رب، ہم پر دلیا ہر بھرتہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا

عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا

جو ہم سے پہلے ہرگز رہے ہیں۔

رَبَّنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِلًّا لِنَاسٍ

اے ہمارے رب، ایسا نہ ہو کہ ہم سے نہ اٹھو جس کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے۔

وَاغْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا

اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔

اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ •

تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

ہمیں توبہ کی توفیق عطا کر دے

ہماری غطاؤں کو اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے